13333 ـ علی بن ابی طالب رضي الله عنه کے فضائل اوران کے لیے صلی الله علیه وسلم کی تخصیص ۔

سوال

علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ کو صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کے بارہ میں کیا حکم ہے اورکیا یہ صحیح ہے کہ نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیاگیا :

ایک شخص کےبارہ میں جس نے کہا کہ علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ اہل بیت میں سے نہیں اوران پردرود پڑھنا صلی اللہ علیہ وسلم کہنا جائز نہیں ، ان کے لیے یہ کہنا بدعت ہے ؟

توشیخ الاسلام کا جواب تھا :

علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ اہل بیت میں سے ہیں اس میں مسلمانوں کےدرمیان کوئ اختلاف نہیں پایا جاتا ، مسلمانوں کا ہاں اس طرح ظاہر ہے کہ اس پردلیل کی بھی کوئ ضرورت نہیں ، بلکہ علی رضي اللہ تعالی عنہ اہل بیت میں سے سب سے افضل ہیں ، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بنوھاشم میں سب سے افضل ہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادرعلی اورفاطمہ اورحسن ، اورحسین رضي اللہ تعالی عنہم پرڈال کرفرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے پلیدی دورکردے اورانہیں اچھی طرح پاک کردے ۔

اوررہا یہ مسئلہ کہ صرف علی رضي اللہ تعالی عنہ کواللھم صلی علی علی رضی اللہ تعالی عنہ کہنا ، توکیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اورکوانفرادی طورپرکہتا ہے ؟ کہ اللہم صلی علی عمر یا علی علی رضي اللہ تعالی عہنم ۔

علماء کرام اس مسئلہ میں تنازع کا شکار ہیں ، امام مالک اورامام شافعی رحمہ اللہ تعالی اورحنابلہ میں سے ایک گروہ کا قول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کوانفرادی طور پرصلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جاسکتا ۔

جس طرح کہ ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اورپربھی صلاۃ وسلام ضروری ہے ۔

امام احمد اوران کے اکثراصحاب کا کہنا ہے کہ اس میں کوئ حرج نہیں ، اس لیے کہ علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ نے عمربن خطاب رضي اللہ تعالی عنہ کوکہا تھا صلی اللہ علیک ، لھذا یہ قول اولی اوراصح ہے ۔

لیکن صحابہ کرام میں سے کسی ایک کوانفرادی طورپرمثلا علی رضي اللہ تعالی عنہ یا کسی اورکو باقی سب صحابہ کوچھوڑ کر صرف اس ایک ہی پرصلاۃ بھیجنا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری ہے اس لیے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شعار بن چکا ہے اوران کے نام کے ساتھ کہنا معروف ہے تواب کسی اور کے لیے یہ کہنا بدعت شمارہوگا ۔

الفتاوی الکبری (1 / 56) ۔

واللہ اعلم .